36778 ـ کھجوروں کی زکاۃ

سوال

میرا ایک کھجوروں کا باغ ہے، میں کھجوریں اتار کر مارکیٹ میں فروخت کرتا ہوں، اس میں زکاۃ کا تناسب کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کھجوروں میں زکاۃ کے وجوب پر علماء کرام کا اجماع ہے، اور اس میں اس وقت تک زکاۃ نہیں جب تک کہ وہ نصاب تک نہ پہنچ جائیں، اس کا نصاب پانچ وسق ہے، اور ایک وسق ساٹھ صاع اور ایک صاع چار مد اور ایک مد ایک عام آدمی کی دونوں ہتھیلیوں کے برابر ہوتا ہے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (4 / 154).

اس کی دلیل مسلم شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابو سعید خدري رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" غلہ اور کھجور میں اس وقت تک صدقہ نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (979).

دوم:

کھیتی اور پھلوں کو سیراب کا طریقہ مختلف ہونے کی بنا پر اس کی مقدار زکاۃ بھی مختلف ہوتی ہے.

اگر تو سیراب کرنے میں اخراجات وغیرہ نہ ہوتے ہوں مثلا بارش یا چشمہ کے ذریعہ زمین سیراب کی جاتی ہو، یا زمین پانی کے قریب ہو اور وہ اپنی رگوں کے ذریعہ خود ہی پانی پی لیتی ہو اسے سیراب کرنے کی ضرورت ہی نہ ہو تو اس میں عشر ہو گی.

اور اگر اسے سیراب کرنے میں اخراجات کرنا پڑیں مثلا اگر پانی پہنچانے کے لیے موٹر وغیرہ کی ضرورت ہو تو اس

میں نصف عشر ہو گی.

آئمہ اربعہ کا قول یہی ہے، بلکہ ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہيں:

" ہمیں اس میں کوئی اختلاف معلوم نہیں" اھـ

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (4 / 164 ـ 166).

اخراجات کا معنی یہ ہے کہ اس زمین تك پانی پہنچانے کے لیے کسی آلہ اور مشین کی ضرورت ہو.

دیکھیں: المغنی (4 / 166).

اس کی دلیل بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس زمین کو آسمان اور چشموں کے ذریعہ سیراب کیا جائے یا وہ زمین زمین بغیر سیراب کیے خود ہی پانی چوس لے تو اس میں عشر ہے، اور جسے پانی نکال کر سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1438).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" عثریا" خطابی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے: یہ وہ زمین ہے جو بغیر سیراب کیے خود ہی اپنی رگوں کے ذریعہ پانی چوس لے.

" بالنضح " یعنی رہٹ وغیرہ چلا کر، یہ مسلم کی روایت ہے، اور اس سے مراد پانی پلانے والے اونٹ ہیں، اور اونٹ تو بطور مثال ذکر کیا گیا ہے، وگرنہ گائے اور بیل وغیرہ بھی اسی کے حکم میں ہیں. اھـ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جو زمین بارش اور نہر اور چشموں کے ذریعہ سیراب کی جائے اس سے حاصل ہونے والے غلہ اور دانوں، مثلا کھجور اور منقہ اور گندم، جو وغیرہ میں عشر ہے، اور جو موٹروں اور پمپوں وغیرہ کے ساتھ سیراب کی جائے اس میں نصف عشر ہے" . اھـ

دیکھیں: فتاوی ابن باز (14 / 74).

مستقل فتوی كمیٹی كے فتاوی جات میں ہے:

" بغیر كسی اخراجات سے سیراب كی جانے والی زمین میں عشر واجب ہوتی ہے، مثلا بارش یا چشموں اور جو زمین خود ہی پانی چوس لے، اور جس زمین كو سیراب كرنے كے لیے اخراجات كیے جائیں اور وہ موٹروں اور پمپوں كے ذریعہ سیراب كی جائے تو اس میں نصف عشر واجب ہو گی.

اور اگر نصف سال بغیر اخراجات اور نصف سال اخراجات كے ذریعہ سیراب كی جاتی ہو تو اس میں عشر كا دو تہائی حصہ ہو گا، اور اگر دونوں طریقوں میں سے ایك طریقہ كے ساتھ زیادہ سیراب كی جاتی ہو تو وہ طریقہ معتبر شمار ہو گا جس سے زیادہ سیراب كی جاتی ہو، اور اگر اسے مقدار معلوم نہیں تو اس میں عشر واجب ہو گی" اھـ

دیكھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (9 / 176).

واللہ اعلم .